نظامِ شریعت
حصّہ اوّل
مولفہ
استاذ العلما حضرت علامہ الحاج مولانا حسنین رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ
باہتمام
مولوی حکیم سبطین رضا خاں صاحب رضوی ۔ محلہ کانکر ٹولہ بریلی (یو۔پی)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں

حصۂ اوّل عقائد

از

نظامِ شریعت

مؤلفہ

استاذ العلماء حضرت الحاج مولانا مولوی حسنین رضا خاں صاحب بریلوی
دام ظلہم النوری

باھتمام

مولوی حکیم سبطین رضا خاں صاحب رضوی ابن مؤلف مد ظلہ مالک [illegible]

بار اوّل ایک ہزار | ۱۹۶۴ء | قیمت ۵۰ نئے پیسے

تعارف اور شکریہ

زیر نظر رسالہ احقر کے والد ماجد استاذ العلما حضرت علامہ الحاج مولانا حسنین رضا خاں صاحب مدظلہ مصنف "دشت کربلا" و "اسباب زوال" وغیرہما کا تالیف کردہ ہے۔ جس کے متعلق میرا کچھ عرض کرنا مناسب نہیں، لیکن اتنا عرض کروں گا کہ آج کی جدت پسند دنیا میں کسی مصنف کی تصنیف میں علمی جواہر پاروں کے ساتھ ساتھ اگر مضامین کی ترتیب، زور قلم، الفاظ کی پاکیزگی اور تحریر کی شگفتگی نہ ہو تو وہ تصنیف یا تالیف قدر کی نگاہوں سے نہیں دیکھی جاتی۔ مسائل شرعیہ ہوں یا عقائد دینیہ جب تک اُن کو آج کے ماحول کے مطابق پاکیزہ الفاظ شستہ اور عام فہم زبان میں پیش نہ کیا جائے لوگ انھیں پڑھنا گوارا نہیں کرتے۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے بعض علماء کی تصنیفات کو وہ قبولیت حاصل نہیں جو دوسرے کم علم اور گئے گزرے لوگوں کی ہفوات کو ہے۔ اس رسالہ کے تمام مضامین وہی ہیں جو دوسری کتابوں میں موجود ہیں لیکن اس میں مذکورۂ بالا ساری خوبیاں بھی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں، زبان اتنی سلیس استعمال کی گئی ہے کہ بچے اور بڑے سب ہی بہ آسانی پڑھ سکتے ہیں۔ اختصار کا بھی بطور خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے چار حصے عرصہ سے مکمل رکھے ہوئے ہیں، طباعت کی نوبت نہ آئی تھی، آرزو یہ ضرور تھی کہ کسی طرح طباعت ہو جاتی کل امر مرھون لاوقاتھا کے پیش نظر یہ کہنا درست ہو گا

کہ اب اس آرزو کی تکمیل کا وقت آیا کہ میرے بعض احباب نے اس کو شائع کرنے کا عزم فرمایا جن میں مخلص محترم عالیجناب محمد خاں صاحب کھنڈوی سب رجسٹرار کانکیر ضلع بستر ایم۔ پی اور محب گرامی جناب پروفیسر عبد الشکور موسٰی صاحب آف کانکیر کے نام خاص طور سے قابل ذکر ہیں میں ان ہر دو حضرات کا ممنون ہوں اور تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے دین کی اس اہم خدمت کے انجام دینے میں احقر کے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا اور ان کی ملی ہمدردی اور علم دوستی کے سہارے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کو دین و دنیا میں بہترین صلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ جس طرح میرے ان احباب نے طباعت سے قبل ہی اس کی قدر دانی فرمائی ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ بعد طباعت تمامی احباب اہل سنت اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور اس کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔

شہر و قصبات کے دینی مدارس و مکاتب میں بچّوں اور بچیوں کو پڑھائیں، ممکن ہو تو خرید کر غریبوں میں مفت تقسیم فرمائیں جو بجائے خود ایک اہم دینی خدمت ہو گی۔ ابھی یہ پہلا حصّہ آپ کے ہاتھ میں ہے جو اسلام کے بنیادی عقائد پر مشتمل ہے۔ آج کے الحاد و بے دینی کے دور میں ان عقائد کو عام کرنے کی کتنی ضرورت ہے، اس کو ہر ذی ہوش مسلمان اچھی طرح جانتا ہے جس کے متعلق کچھ عرض کرنے کی حاجت نہیں، اگر آپ نے ہماری ہمت افزائی فرمائی تو انشاء اللہ جلد ہی دوسرے حصّے بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آجائیں گے۔

آخر میں ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا ایکبار پھر تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے وقت کی اس اہم دینی ضرورت کے پورا کرنے میں احقر کے ساتھ کسی طرح کا تعاون فرمایا۔

سراپا معصیت۔ گرد رہِ مصطفےٰ
سبطین رضا

۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

حمد باری

حمد و ثنا کے لائق ہے ایک ذات والا
سبحانہ تعالےٰ، سبحانہ تعالےٰ

آنکھوں میں نور اُس کا دل میں ظہور اُس کا
سینہ ہے طور اُس کا ہر گھر کا وہ اُجالا

بجتی ہے نوبت اُسکی ہر روز پنجوقتی
اللہ اکبر اُس کا کتنا ہے بول بالا

دُھن سب کو ہے اُسی کی نغموں میں لے اُسی کی
ہرے میں شور اُسکا ہر نے میں اُس کا نالا

ہر بند کا وہ حافظ حافظ کا وہ محافظ
مولا تو جاگتا ہے بندہ ہے سونے والا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وسلم
اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم

خداوندِ عالم نے ساری دنیا پیدا کی۔ چاند، سورج، آسمان زمین، جنّت، دوزخ بنائی۔ جن، انسان، فرشتے، چرند، پرند، پیدا کیئے۔ سمندر، دریا، تالاب، پہاڑ، درخت، بیل بوٹے اُسی کے حکم سے بنے ہیں۔ آگ، پانی، مٹی، ہوا، اُسی کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں اور یہ دن، رات اُسی نے بنائے ہیں۔ وہ ساری دنیا کو روزی سے پالتا ہے۔ وہی مارتا اور جِلاتا ہے۔ بادشاہوں کو تاج و تخت، ملک و دولت اُسی نے بخشا۔ فاقہ کشوں کو گدڑی میں مست اُسی نے کیا۔ پانی وہی برساتا ہے۔ ہوائیں وہی چلاتا ہے۔ زمین سے اناج وہی اُگاتا ہے۔ درختوں کو وہی پھل دیتا ہے۔ ماں باپ کے دل میں بچّوں کی محبت کس نے ڈالی اُسی ایک خدا نے۔ ماں کے پستان میں بچّے کی غذا (دودھ) کس نے اُتارا اُسی ایک خدا نے۔

وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، نہ اُس کے ماں نہ باپ نہ وہ کسی کا باپ، نہ اُس کے بی بی نہ بیٹا نہ بیٹی۔ وہ ہمیشہ سے ہے

اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ تمام برائیوں سے پاک ہے۔ اور ہمیشہ پاک رہے گا
ساری خوبیاں اُس میں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ ساری دنیا
اُسی کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ ہی باقی رہنے والا ہے۔
اُس کے سوا اُسی کے حکم سے سب کو فنا ہے۔ وہ سب کچھ دیکھتا اور
سُنتا ہے۔ وہ اپنے نبیوں فرشتوں اور ولیوں سے کلام کرتا ہے
اُس نے اپنے نبیوں پر کتابیں اور بکثرت صحیفے اُتارے ہیں، چار مشہور
کتابیں یہ ہیں:۔

زبور۔ داؤد علیہ السّلام پر اُتاری۔
توریت۔ موسیٰ علیہ السّلام پر اُتاری۔
انجیل۔ عیسیٰ علیہ السّلام پر اُتاری۔
قرآن پاک سرکار دوعالم محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتارا۔ یہ
چاروں کتابیں اُسی کا کلام ہیں۔ مگر اُس کا دیکھنا، سُننا، بولنا ہم تم

ع آریہ مناظر کا ایک اعتراض اور اُس کا جواب اس وقت یہاں لکھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا
آریہ مناظر کا اعتراض تھا کہ تم قرآن کو قانون بتلاتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ قرآن سے قبل
تین کتابیں اور اُتریں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب خدا نے پہلی کتاب اُتار کر ایک
قانون نافذ کر دیا تو پھر دوسری اور تیسری اور چوتھی کتابیں اُتارنے اور نئے قانون نافذ
کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ اسلامی مناظر نے برجستہ جواب دیا کہ جس طرح بچے پر جوانی
تک چند حالتیں گزرتی ہیں پہلے وہ شیر خوار ہوتا ہے تو اُسے سلام وغیرہ کی تعلیم دیتے ہیں پھر
عہد طفلی آتا ہے تو اُسے قواعد بغدادی پڑھاتے ہیں اور ابتدائی دروس دیتے ہیں (باقی صے پر)

جیسا نہیں کہ دیکھنے کے لئے آنکھ، سُننے کے لئے کان، اور بُو سُونگھنے کے لئے زبان درکار ہو۔

خدا ہم پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ ہماری خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ ہماری توبہ (عذر) قبول کرتا ہے، اگر ہم دل سے توبہ کریں۔ اُس کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں۔ اُس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ عزت دینا۔ ذلت دینا۔ چھوٹوں کو بڑھانا۔ بڑوں کو گھٹانا۔ کسی کو دینا۔ کسی سے لینا یہ سب اُسی کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ وہ انصاف کرتا ہے بلکہ فضل کرتا ہے۔ مظلوم کی فریاد وہی سُنتا ہے۔ ظالم سے بدلہ وہی لیتا ہے۔ وہ اچھّے کاموں سے خوش ہوتا ہے اور اُن پر انعام دیتا ہے۔ بُرے کاموں کی سخت سزا دیتا ہے وہ اپنے بندوں پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتا۔

(بقیہ حاشیہ صلا) اس کے بعد حسب استعداد اس کی تعلیم میں اضافہ ہوتا رہتا ہے بالآخر ایک وقت آتا ہے کہ اُس کے ہاتھ میں درس کی آخری کتاب دے دی جاتی ہے اور اب اس کی تعلیم مکمل ہو جاتی ہے۔ یہی چاروں حالتیں دنیا پر گزری ہیں، ہر کتاب اُس کی حالت کے مناسب اس کا ایک درس تھی، اور اُس کا آخری درس قرآن پاک ہے کہ اس کے بعد دنیا کی تعلیم ختم ہو گئی اور کسی درس کی حاجت ہی نہ رہی۔ تو صحائف اور کتب آسمانی حسب ضرورت وقت قانون بھی ہیں اور دنیا کے لئے ایک بہترین سلسلۂ تعلیم بھی ۱۲

نبوّت

خداوندِ عالم نے جب دُنیا پیدا کی تو اپنے بندوں کی ہدایت کا سامان پہلے ہی سے فرما دیا اور ہدایت کا مقدس کام اپنے پاک طینت بندوں کے سپرد فرمایا۔ جنھیں نبی یا رسولؑ کہتے ہیں۔ اُن پر خدا کا پیغام ضرور اُترتا رہا۔ یہ پیغام کبھی بلاواسطہ دل میں اُترا تو الہام کہلایا۔ اور اگر فرشتے کی معرفت پیغام آیا تو اُس کا وحی نام ہوا۔ وحی یا الہام خدا کے احکام ہیں جن کے ماننے میں ہماری بے انتہا بھلائی ہے۔ خدا کے نبیوں کی عزت کرنا اُس کی خوشنودی کا باعث اور ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔ اور اُن کی عزت نہ کرنا یا اُن کی عزت گھٹانا خداوندِ عالم کی بیزاری کا باعث ہے۔

شرفِ نبوت انسانوں میں صرف مَردوں کو ملا۔ کوئی عورت نبی یا رسول نہ بنائی گئی۔ بعض فرشتے بھی رسول ہیں۔ جن کوئی نبی یا رسول نہ ہوا۔ سب سے پہلے نبی ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام ہوئے اُن کے بعد بکثرت نبی آتے رہے۔ اور سب سے پچھلے نبی سب نبیوں سے

ع جن ہستیوں کو ربُّ العزت نے دُنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا اور اُن پر اپنی کتاب اُتاری وہ رسول ہیں۔ اور جو پچھلی مردہ شریعت کو زندہ کرنے کے لئے بھیجے گئے اور اُن کو صحیفے دیے گئے وہ نبی ہیں علیہم السلام ۱۲

سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے، ان کی نبوت قیامت تک رہے گی۔ کوئی نبی اب آنے والا نہیں۔ آپ کے بعد جنھوں نے نبوت کے دعوے کیے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا زمانۂ نبوت اور قرآن پاک پر عمل تا قیامِ قیامت رہے گا۔ سب صحیفے اور آسمانی کتابیں حق ہیں بات صرف اتنی ہے کہ خدائے برتر نے اگلی کتابوں کی حفاظت اُنھیں لوگوں کے سپرد کی تھی جن کو اُن کتابوں پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا تو اُن میں کے بعض شریروں نے اُن کتابوں میں اپنی خواہش کے موافق حکم احکام بدل ڈالے، اس لئے قرآن پاک کی حفاظت رب العزت نے اپنے ذمۂ کرم پر لی ہے۔ قرآن کریم ہی خدا کا وہ کلام ہے جس کا بڑھنا گھٹنا محال ہے، جیسا اُترا ہے ویسا ہی بلا تغیر قیامت تک رہے گا۔ قرآن پاک کے آنے سے

ٮ۵ اگلی کتابوں میں جو بات قرآن کے موافق ہو اُس کی ہم پر تصدیق لازم ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے، اور جو بات قرآن کریم کے خلاف ہے اس کی تکذیب ضروری ہے کہ یہ تحریف شدہ حصہ ہے اور جو حصہ نہ موافق ہو نہ مخالف اُس کی ہم پر نہ تصدیق ضروری نہ تکذیب بلکہ یہ کہہ دینا چاہیے۔ آمنت باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ یعنی خدا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں نیز اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے ۱۲

پچھلی سب کتابیں منسوخ ہوگئیں وہ وقتی احکام پر مشتمل تھیں جب وہ وقت نہ رہا تو وہ احکام بھی نہ رہے۔ قرآن پاک میں بھی بعض آیات ایسی موجود ہیں کہ اُن کا حکم منسوخ ہو چکا ہے مگر اُن کی تلاوت باقی ہے لہذا بدستور اُن کی تلاوت جاری رہے گی اس لئے کہ وہ خدا کا کلام ہیں۔

وحی نبی کے لئے خاص ہے غیر نبی کے لئے اُس کا ثابت کرنا کفر ہے۔ اولیاء کرام کے دلوں میں بعض باتیں خدا کی جانب سے اُترتی ہیں وہ الہام کہی جاتی ہیں۔ نبوت خدا کی دین ہے، کوئی یہ سمجھے کہ کثرت عبادت سے ہم معاذ اللہ نبی یا نبی کے برابر ہو سکتے ہیں تو یہ خیال کفر تک لے جاتا ہے۔ خداوند عالم جسے نبی بنانا چاہتا ہے اُسے پہلے ہی سے ہزاروں خوبیوں کا مالک کر دیتا ہے ابتدا ہی

؎ مثال کے طور پر وہ آیت لیجئے جو دربار رسالت کی حاضری کے آداب کے سلسلہ میں اُتری تھی ارشاد ہوتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ ذٰلک خیر لکم واطھر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم ۝ (ترجمہ) اے ایمان والو جب ہمارے حبیب کے دربار میں کوئی عرضداشت لے کر آؤ تو درخواست پیش کرنے سے پہلے صدقہ دو، پھر اگر کسی کے پاس کچھ دینے کو نہ ہو تو خدا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ یہ درباری آداب والا حکم جب نازل ہوا تو سب سے پہلے سیدنا مولیٰ علی شیر خدا نے عمل کیا وہ مناجات کے لئے حاضر آئے تو صدقہ دے کر آئے ۱۲

سے بُرائی اُس کے پاس نہیں آتی۔ اُس کی عقل عام انسانوں سے کہیں بالاتر ہوتی ہے۔ اور جو نبی ہوگیا وہ کبھی اس منصبِ کریم سے ہٹایا نہیں جاتا۔ عصمت[ع] یعنی بے گناہی پر خدا کی حفاظت انبیاء کرام اور فرشتوں کے لئے خاص ہے۔ انبیاء علیہ السلام جتنے احکام رب العزت سے لائے وہ سب بلا تغیّر و تبدّل اپنی امتوں کو پہنچا دیتے رہے۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیوں کو غیب کا علم بھی عطا کیا ہے کہ وہ اگلے پچھلے حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔

سیدنا آدم علیہ السّلام جس طرح سب سے پہلے نبی ہیں اسی طرح سب سے پہلے انسان ہیں انھیں خداوند عالم نے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ہے۔ پہلے مٹی سے ان کا پُتلا بنایا گیا، پھر اس میں روح پھونکی گئی، پھر جب وہ زندہ ہوگئے تو اُنھیں اپنا نائب اور خلیفہ مقرر فرمایا۔ تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں سب فرشتوں نے سجدہ کیا شیطان نے (جو قوم جن سے ہے اُن دِنوں فرشتوں

ع آج کل جو بچوں اور ائمہ ہدیٰ کو معصوم کہہ دیتے ہیں یہ خلاف شرع ہے اس واسطے کہ انبیاء کرام اور فرشتوں کی عصمت اور اُن کی حفاظت خداوند عالم نے اپنے ذمہ کرم پر لے لی ہے نہ کہ تمام بچوں اور اماموں کی، ائمۂ عظام اور اولیاء کرام سے گناہ کا سرزد نہ ہونا خدا کا فضل ہے انبیاء کرام کی طرح اُن سے گناہ کا صدور محال نہیں ۱۲

ہیں شامل اور اُن کا اُستاد تھا) سجدہ سے انکار کیا۔ خداوند عالم کے دربار سے نکالا گیا۔

ابوالبشر سیّدنا آدم علیہ السّلام سے نسل انسانی چلی ہے دنیا اُس وقت جنوں سے آباد تھی، جیسا جیسا اولاد آدم بڑھتی گئی جن پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف ہٹتے گئے۔ چونکہ ہم سب اولاد آدم علیہ السّلام ہیں اس لئے آپس میں ایک دوسرے کو آدمی کہتے ہیں اور حضرت آدم کو ابوالبشر یعنی آدمیوں کا باپ کہتے ہیں۔

نبی دنیا میں بکثرت آئے ہیں اُن کی کوئی تعداد معین نہیں کی جا سکتی مگر یہ مسلمان کا ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ نے جس قدر نبی دنیا میں بھیجے ہیں وہ سب سچے ہیں اور جو تعلیم وہ لائے ہیں وہ خدا کا کلام ہے۔

نبی جب دنیا میں تشریف لائے تو انھوں نے دعویٰ نبوت کیا اور اُس کے ثبوت میں کوئی نہ کوئی اَن ہونی بات پیش کر دی جس کا ہو سکنا بظاہر ممکن نہ تھا، اس اَن ہونی بات کو معجزہ کہتے ہیں اس واسطے کہ غیر نبی ایسی نشانی پیش کرنے سے عاجز رہے جیسے حضرت صالح علیہ السلام کے ناقہ کا پتھر سے نکلنا اور اُسی وقت اُس کے بچّہ پیدا ہونا، اور سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام کا

عصا کہ زمین پر ڈال دیتے تو اژدہا ہو جاتا۔ جناب عیسٰی علیہ السّلام کا مُردے جلانا، اور مادر زاد اندھے کو بینا کرنا۔ کوڑھی کو اچھا کرنا اور ہمارے سرکار سیّد ابرار احمدِ مختار صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دست کرم پر یہ سب اور بے شمار معجزے ظاہر ہوئے، مگر سب سے بڑا اور قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ قرآن پاک ہے۔

انبیا و رسل سب زندہ ہیں، اُن کی وفات صرف حکم خداوندی کی تعمیل تھی ؎

انبیا کو بھی اجل آنی ہے وہ بھی ایسی کہ فقط آنی ہے

اس لئے نہ اُن کا ترکہ بٹے نہ اُن کی بیبیوں کو نکاح حلال، یہ وہ عقیدے ہیں جو ہر مسلمان کو ہر نبی کے ساتھ رکھنا چاہئیں اور وہ عقیدے جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ مخصوص ہیں حسب ذیل ہیں :-

تمام اگلے نبی کسی خاص قوم کی ہدایت کے لئے آتے رہے اور ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تمام مخلوق کی طرف بھیجے گئے جس طرح انسان پر اُن کے حکم کی تعمیل ضروری ہے اُسی طرح اُن کے حکم کی تعمیل ساری کائنات پر لازم ہے یہی وجہ تھی کہ درختوں نے آپ کی نبوت پر گواہی دی، کنکریوں نے

آپ کا کلمہ پڑھا۔ چاند اشارہ پاتے ہی شق ہوگیا، سورج اُلٹے پاؤں پلٹا۔ پتھر آپ کے قدم مبارک کے نیچے نرم ہو گئے۔ انھوں نے قدم پاک کو دل میں جگہ دی۔ جانور آپ سے اپنے مالک کی فریاد کرتے آپ مالک کو حسن سلوک کی ہدایت فرماتے۔ غرضکہ خدا کے حبیب ساری خدائی کے لئے نبی رحمت ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے آسمانی عذاب موقوف ہوگیا۔ جن و انس کافر و مسلم چرند و پرند بلکہ ساری کائنات نے ہلاک سے نجات فرمائی، خدا نے خود فرمایا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ | یعنی ہم نے آپ کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے۔

قیامت کے روز خدا کے دربار میں سب سے پہلے آپ ہی شفاعت فرمائیں گے یعنی خداوند عالم سے اپنی امت کے گنہگار آدمیوں کی سفارش کریں گے، آپ سے پہلے کسی نبی یا رسول کو دربار الٰہی میں کسی کی شفاعت کرنے کی جرأت ہی نہ ہوگی۔ آپ اپنی شفاعت سے اپنی امت کے بیشمار انسانوں کو دوزخ سے نکلوالیں گے اور بیشمار انسانوں کو دوزخ تک جانے بھی نہ دیں گے۔

حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت مدار ایمان قرار پائی ہے، اگر ماں باپ اولاد بہن بھائی سب سے زیادہ آپ کو عزیز

نہ رکھے تو مسلمان نہیں۔ سرکار دو عالم کی محبت اور اُن کی عزت و عظمت اسلام کی ضروری اور اہم علامت ہے، ورنہ حضرت مولیٰ علی شیر خدا آپ کی نیند پر نماز عصر قربان نہ کرتے

ف فتح خیبر سے واپسی پر منزل صہبا میں نماز عصر پڑھ کر حضور اقدس ﷺ نے مولا علی کے زانوئے مبارک پر آرام فرمایا۔ مولا علی شیر خدا نے ابھی عصر نہ پڑھی تھی وقت جاتا دیکھا مگر زانو نہ ہلایا کہ سرکار کی راحت میں فرق نہ آئے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور سرکار بھی بیدار ہوگئے، مولا علی نے نماز قضا ہونے کا ماجرا کہہ سُنایا، سرکار نے آسمان کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے کہ اے رب علی تیرے اور تیرے نبی کے کام میں تھے اُن کی نماز قضا ہوگئی تو آفتاب کو پلٹا کہ علی اپنی نماز ادا کرلیں، اُسی وقت آفتاب پلٹا اور مولا علی نے نماز عصر، عصر کے وقت میں ادا کی۔ میری ایک ماہر جوتش سے لکھنؤ میں نجوم کے متعلق بات چیت ہوئی میں نے اس سے کہا کہ نجوم تو ہمارے پاس بھی ہے اُس نے فوراً کہا کہ آپ کا نجوم بالکل بیکار ہے، میں نے سبب دریافت کیا کیوں بیکار ہے اُس نے بتایا کہ آفتاب کی حرکت میں کئی صدی پہلے کسی وجہ سے وقفہ ہوا ہے ہمارے نجوم نے اس کی صحت کرلی ہے اس لئے ہمارے جوابات سو میں سو صحیح ہوسکتے ہیں آپ کا تو اُس وقفہ کی نادرستی کی وجہ سے سارا حساب غلط ہے، میں نے پنڈت سے دریافت کیا کہ ذرا سوچ کر بتلائیے کہ اس وقفہ کو کتنا زمانہ گزرا ہوگا۔ پنڈت جی بولے کہ یہی بارہ تیرہ سو برس۔ میں نے اُن سے کہا کہ ایک تاریخی واقعہ آفتاب کی حرکت موقوف ہونے کا میرے علم میں ہے اس کو تیرہ سو پچیس یا تیرہ سو چھبیس سال گزر چکے ہیں، پنڈت جی نے کہا کہ ہاں یہ وقفہ تو غالباً اسی مدت ہی کا ہے۔ میں نے کہا کہ پنڈت جی مجھے اس کا بالکل افسوس نہیں کہ مسلمانوں کا نجوم غلط ہوگیا مجھے تو مسرت اس بات کی ہے سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے معجزۂ ردشمس کی زندہ شہادت آپ کا نجوم آج بھی موجود ہے، اور پھر ردشمس کا سارا واقعہ پنڈت جی کو کہہ سنایا، اور وہ خاموش سنتے رہے بیچ میں مرنا مارا واقعہ یہ ہے کہ یونان پر ایسی صدیاں گزر گئیں کہ کتب خانے کتابوں سے بھرے پڑے تھے اور اہل علم نہ رہے تھے تو کون اس واقعہ کی تصحیح کرتا۔ مسلمانوں کے پاس تقریبًا

عہ حضرت صدیق اکبر آپ کے آرام پر اپنی جان نثار کر دیتے۔

آپ کا نام پاک سن کر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

فرشتوں کا بیان

فرشتوں کا جسم نوری ہے وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ اُن کو شکلیں بدلنے کی طاقت دی گئی ہے۔ وہ خدا کے حکم کے خلاف کسی طرح نہیں کر سکتے۔ وہ معصوم ہیں خدا کی طرف سے تمام

عہ سفرِ ہجرت میں جب سرکار غارِ ثور میں اُترے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق نے پہلے اُس غار کے سارے سوراخ کپڑے سے بند کئے صرف ایک سوراخ باقی تھا کہ کپڑا نہ رہا اُس میں اپنے پاؤں کا انگوٹھا لگا لیا اب حضورِ اقدس کو بلایا اور سر مبارک اپنی زانو پر رکھ لیا سرکار نے آرام فرمایا، اس سوراخ میں ایک سانپ رہتا تھا اُسے معلوم تھا کہ نبی آخر الزماں اس غار میں اُتریں گے چنانچہ شرف زیارت حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو سب راستے بند پائے چنانچہ وہ انگوٹھے والے سوراخ کی طرف آیا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انگوٹھے پر کئی بار سر رگڑا جس کا اثر انھوں نے محسوس بھی کیا مگر اُنھوں نے پاؤں کو جنبش بھی نہ دی کہ سرکار کے آرام میں فرق آئے گا اُس نے تنگ آ کر پوری قوت سے ڈسا کہ اُس کی تکلیف سے آپ کے آنسو نکلے اور رخسار مبارک سرکار دو عالم پر گرے جس سے سرکار بیدار ہو گئے واقعہ معلوم فرمایا ڈسے کے نشان پر لعاب دہن مبارک لگایا فوراً آرام محسوس ہوا مگر یہ زہر ہر سال عود کرتا تھا ۱۲ سال کے بعد اسی زہر کے

خدائی میں بیشمار کاموں پر مامور ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام جو فرشتوں میں رسول ہیں وہ نبیوں پر وحی لاتے تھے۔

جنوں کا بیان

جن آگ سے پیدا کیئے گئے ہیں اُن میں بھی روپ بدلنے کی طاقت ہے۔ انسان کی طرح یہ بھی مرد و عورت ہیں۔ پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ ان میں کافر بھی ہیں مسلم بھی، کافر جن نہایت شریر ہوتے ہیں اُنھیں کو شیطان کہتے ہیں۔ جنوں کی عمریں بہت زائد ہوتی ہیں عجب نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس کا کوئی جن اب بھی زندہ موجود ہو۔

برزخ

وہ دنیا و آخرت کے درمیان میں ایک اور دنیا ہے جو اس دنیا سے بہت بڑی ہے جب جنوں اور انسانوں کی موت کا وقت

ع جیسے پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہونچانا، ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانا، ہر شخص کا نامۂ اعمال لکھنا، درود پڑھنے والوں کا درود سرکار تک پہونچانا، روح نکالنا، مُردوں سے سوال جواب کرنا، ان کاموں کی گنتی اور اُن کا شمار اللہ جانے اور اُس کا رسول ۱۲

آتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور ٹھیک اُسی وقت پر نہ ایک آن آگے نہ ایک پل پیچھے مرنے والے کی روح کو جسم سے جُدا کر لیتے ہیں اسی کا نام موت ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ کافر کی روح نکالتے وقت عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں اور مسلمان کی روح نکالتے وقت رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں، اُس وقت اسلام کی سچائی کا ہر مرنے والے کو یقین ہو جاتا ہے خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو مگر اُس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ تمام انسانوں، جنوں، چرندوں، پرندوں غرضکہ تمام جانداروں کی روحیں نکالنا عزرائیل علیہ السلام ہی کا کام ہے۔ مسلمانوں کی روحیں مرنے کے بعد اپنے مرتبہ کے موافق مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ کچھ چاہ زمزم میں کچھ زمین و آسمان کی درمیانی فضا میں، کچھ ساتوں آسمانوں میں یا زیر عرش قندیلوں میں، یا اعلیٰ علیین میں اور تا قیام قیامت رہیں گی، مگر اُن کا اپنے بدن سے بدستور تعلق رہے گا، بدنوں کے

ع حضرت عزرائیل علیہ السلام کی طاقت رفتار اور اُن کے علم کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ ایک ہی وقت میں لاکھوں جانیں نکالتے ہیں ہزاروں مشرق میں ہزاروں مغرب میں ہزاروں شمال میں ہزاروں جنوب میں ہزاروں پہاڑوں کی چوٹیوں پر سمندروں کی تہ میں آبادیوں میں جنگلوں میں اور ایک پل خدا کے حکم سے آگے پیچھے نہیں ہوتا نہ ایک کے بدلے دوسرے کی جان نکالیں ۱۲

رنج و راحت سے روح ویسے ہی متاثر ہوگی جیسا کہ زندگی میں متاثر ہوتی رہی ہے۔ پاک روحیں اس قفس عنصری سے نکل کر بالکل آزاد ہو جاتی ہیں۔ وہ سب کو دیکھتی اور سب کی سُنتی ہیں یہ اسلامی روحوں کا برزخ ہوا۔ اب رہیں کافروں اور گناہگاروں کی روحیں تو وہ مرگھٹ پر یا اپنی قبر پر یا چاہ برہوت میں جو یمن میں ایک نالہ کی طرح ہے یا زمین کے طبقوں میں، یا سجین میں جو اُن پر گزرتا ہے اُسے دیکھتی ہیں پہچانتی ہیں بولنے چالنے یا کہیں آنے جانے سے معذور رہیں اس لئے کہ مقید ہیں یہ خیال کہ روح ایک آدمی یا جانور کے بدن سے نکل کر دوسرے آدمی یا جانور کے بدن میں داخل ہو جاتی ہے بالکل غلط ہے۔ جب لوگ مُردوں کو دفن کر چکتے ہیں تو دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین پھاڑتے ہوئے آتے ہیں اُن کی شکلیں بہت ڈراؤنی ہوتی ہیں۔ بدن سیاہ آنکھیں دیگ کے مُنہ کے برابر جن میں سے شعلے

؏ مسلمان روحوں کی آزادی کے متعلق خود سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات المؤمن یخلی سربہ تسرح شاء (ترجمہ) جب مسلمان مرتا ہے تو اُس کا راستہ کھول دیا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہے جائے۔ علماء کرام فرماتے ہیں ان النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملاء الاعلٰی وتری وتسمع الکل کالمشاھد (ترجمہ) جب پاک جانیں اجسام سے علیحدہ ہوتی ہیں تو عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ اس طرح دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں موجود ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ روح را قرب و بعد مکانی

نکلتے ہوئے، سر کے بال پاؤں پر پڑے ہوئے آور دانت کئی ہاتھ لانبے وہ مُردے کو جھڑک کر پے در پے تین سوال کرتے ہیں، اللہ و رسول کی مدد ہی سے اُس وقت بیڑا پار ہوتا ہے، اُن دونوں فرشتوں کے نام منکر و نکیر ہیں۔ مرنے والا اس وقت بے یار و مددگار ہے عزیز و اقارب چھوٹنے کا غم دل میں ہے، سکرات موت کی سختیوں سے رگ رگ دکھ رہی ہے اُس میں جان ڈالی جاتی ہے اور اس گوشۂ تنہائی میں دو بھیانک صورتیں اُس کے سامنے آتی ہیں اور جھڑک کر پوچھتی ہیں۔

مَنْ رَبُّكَ۔ مَا دِيْنُكَ	تیرا پروردگار کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے

ع٥ جس وقت منکر نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا خدا کون ہے شیطان منکر نکیر کے پیچھے کھڑا اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تو مجھے اپنا خدا کہہ دے پھر جو کچھ ہوگا میں سب دیکھ لوں گا، اس وقت حواس باختہ انسان جو پے در پے مصیبتوں اور ان مہیب صورتوں کی وجہ سے اپنے ہوش و حواس کھو چکا ہے معاذ اللہ اگر اُس کی طرف اشارہ کر بیٹھے کہ میرا خدا یہ کھڑا ہے تو دونوں جہان سے گیا گزرا زندگی بھر اسی شیطان نے بھلاوے میں ڈالے رکھا اور اب جڑ کاٹنے یہاں بھی آگیا، یہ شیطان کا انسان کے ساتھ آخری دھوکہ ہوتا ہے خداوند عالم ہی بچاتا ہے تو انسان اس دھوکے سے بھی بچ جاتا ہے ورنہ معاذ اللہ جہنم کا ایندھن ہو جاتا ہے ۱۲

مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ | تو ان صاحب کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

ایسے نازک وقت میں اللہ و رسول ہی جس کی مدد کریں وہی پار اُترتا ہے۔

وہ جواب دیتا ہے رَبِّیَ اللّٰہ۔ | میرا پروردگار اللہ ہے۔

دینی الاسلام۔ | میرا دین اسلام ہے۔

ھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم | وہ رسول خدا ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

فرشتے یہ جواب سن کر کہیں گے کہ تجھے کس نے بتایا مُردہ کہے گا کہ میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے اور میں اُس پر ایمان لایا ہوں، اُس وقت غیب سے ندا آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اُس کی قبر سے جنّت کی طرف ایک دروازہ

ع ماکنت تقول فی ھذا الرجل کے سوال کے وقت سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ضرور ہوگی، علماء کے خیالات زیارت کے بارے میں مختلف ہیں، بعض فرماتے ہیں کہ سرکار دو جہاں خود اس زائر کی قبر میں رونق افروز ہوں گے، بعض کا خیال ہے کہ اس کی قبر سے آرام گاہ سرکار رسالت تک زمین کے سارے حجابات اٹھا دیے جائیں گے، بعض اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ فرشتے شبیہ مبارک سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت کرائیں گے اور پوچھیں گے ماکنت تقول فی ھذا الرجل۔ ان اقوال میں کسی ایک کو ترجیح ہوگی تو بلا مرجح ہوگی البتہ تطبیق ہی بہتر ہے کہ بہ لحاظ مراتب امت یہ تینوں صورتیں وقوع میں آئیں گی۔ کسی کی قبر میں سرکار دو جہاں قدم رنجہ فرمائیں گے کسی کی قبر سے زمین کے حجابات اٹھا دیے جائیں گے اور کسی کو شبیہ مبارک کی زیارت کرائی جائے گی ۱۲

کھول دو کہ جنّت کی روح پرور خوشبوئیں اُس کے پاس آتی رہیں، اُس کی قبر اُس کے مرتبہ کے موافق کشادہ کر دی جائے گی، گنہگار مسلمان بھی مبتلاء عذاب ہو گا مگر اپنے کئے بھر کے لئے یہ عذاب بھی خدا کے نیک بندوں کی دعا و شفاعت سے اُٹھ سکے گا۔

منکر نکیر کافر سے بھی یہی سوال کریں گے وہ ان سوالوں کا جواب کیا دے سکتا ہے دہشت زدہ ہو کر کہنے لگے گا۔

ھاہ ھاہ لا ادری کنت اسمع الناس یقولون شیئا فاقول	افسوس افسوس میں کچھ نہیں جانتا میں لوگوں کو کچھ کہتے سُنتا تھا تو میں بھی کہنے لگا تھا۔

اُس وقت ندا آئے گی کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف اس کے لئے ایک دروازہ کھول دو۔ فرشتے جو ان کاموں پر مامور ہیں فوراً تعمیل حکم کریں گے ابھی قیامت قائم نہیں ہوئی ہے کفار کے لئے برزخ ہی سے طرح طرح کے عذابوں کا دور شروع ہو جاتا ہے اور کفار پر جو بدترین عذاب روز حساب (قیامت) کے بعد ہو گا اُس سے خدائے قدوس اپنے حبیب صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے صدقہ میں مسلمانوں کو اپنی امان میں رکھے آمین۔

بعث

قیامت کے روز مسلمان اور کافر سب زندہ کئے جائیں گے یعنی اُن کے اُنھیں جسموں میں اُن کی یہی روحیں داخل کی جائیں گی اور خدا کے حکم سے سب زندہ کئے جائیں گے۔ اُن کے جسم زمین میں گھل مل جائیں یا پانی میں گل جائیں یا آگ میں جل جائیں مگر جسم کا جو اصلی جُزہے نہ اُسے زمین اپنے ذروں میں ملا سکتی ہے نہ پانی گلا سکتا ہے نہ آگ جلا سکتی ہے، کسی قدر تغیر ہو جاتا ہے انبیاء علیہم السلام اولیاء و علماء و شہداء کرام اور بھی خدا کے نیک بندے وہ ہیں کہ زمین میں جا کر صدیاں گذرنے پر بھی اُن میں قیامت تک کوئی تغیر نہیں ہو سکتا وہ جیسے کہ تھے ابھی قبروں میں ویسے ہی مصروف راحت ہیں مٹی اُنھیں کھا نہیں سکتی۔

حشر

جن و انسان و ملک، زمین و آسمان، چرند و پرند سب ایک دن فنا ہوں گے۔ ہمیشہ باقی رہنے والا فقط اللہ تعالےٰ ہے ع جہاں دارِ فنا باقی فقط اللہ ہی اللہ ہے۔

نظامِ عالم کا ایک دن درہم برہم ہونا یقینی ہے مگر اس سے قبل کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) آدمی زمین میں دھنسیں گے (۲) علم دین رفتہ رفتہ اُٹھ جائے گا (۳) جہل و کفر دنیا پر چھا جائے گا (۴) جانوروں کی جفتی کی طرح بے حیائی سے زنا بکثرت ہونے لگے گا (۵) عورتوں کی تعداد مردوں سے تقریباً پچاس گونہ زائد ہو جائے گی (۶) مال و دولت کی کثرت ہو جائے گی (۷) قیامت کے قریب آنے والے دجال کے علاوہ تیس دجالوں کی تعداد اُس وقت تک پوری ہو جائے گی وہ سب نبوت کا جھوٹا دعوے کرتے آئیں گے (۸) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جتنا انگارہ ہاتھ میں لینا (۹) عرب کے ریگستان میں باغات نہریں اور کھیتی ہونے لگے گی (۱۰) وقت جلد جلد گزرنے لگے گا (۱۱) زکوٰۃ کو لوگ تاوان سمجھ کر چھوڑ دیں گے (۱۲) لوگ علم دین پڑھیں گے مگر دین کے لئے نہیں (۱۳) مرد عورتوں کے مطیع ہوں گے (۱۴) اولاد ماں باپ کی نافرمان ہوگی (۱۵) آدمی اپنے دوستوں سے میل رکھے گا اور ماں باپ سے بے تعلق رہے گا (۱۶) مسجدوں کو لوگ چوپال کی طرح استعمال کریں گے (۱۷) گانے بجانے کی کثرت ہوگی (۱۸) لوگ اگلوں کو بُرا کہیں گے (۱۹) جانور تو جانور ہیں جوتہ کا تسمہ تک آدمی سے کلام کرے گا (۲۰) وہ لوگ جن کے پیٹ کو نہ ٹکڑا

تھا نہ تن کو چیتھڑا عالیشان محلوں میں پڑے آرام کریں گے (۲۱) آخری دجال ظاہر ہوگا وہ ایسے ایسے فتنے ساتھ لائے گا کہ الامان یہ دعوے کرے گا کہ میں خدا ہوں (۲۲) ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوگی جن کو جنّت دوزخ کہے گا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو اُس کا منکر ہوگا اُسے اپنی جہنم میں ڈالے گا، قدرت خدا یہ ہے کہ اس کی جنت میں تکلیف و مصیبت ہوگی اور اُس کے جہنم میں راحت ہوگی (۲۳) وہ آسمان سے پانی برسائے گا زمین سے سبزہ اُگائے گا وہ جدھر نکل جائے گا زمین کے خزانے اُس کے ساتھ ہو جائیں گے اُس کے ناپاک قدموں سے حرمین طیبین کی زمین بچی رہے گی، مدینہ پاک میں صرف اتنا ہوگا کہ تین زلزلے آئیں گے جس سے کچھ لوگ وہاں سے بھاگ پڑیں گے وہ البتہ دجال کے فتنہ میں پڑ جائیں گے مگر وہ وہی ہوں گے جو ایمان کے بعد کفر قبول کرنے والے ہیں، دجال نہایت تیز رفتار ہوگا، چالیس دن میں علاوہ حرمین شریفین کے ساری دنیا کی سیر کرلے گا دنیا میں گھوم پھر کر ملک شام میں پہونچے گا، وہ وقت وہ ہوگا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جامع دمشق کے منارہ شرقی پر عین نماز فجر کے وقت نزول جلال

فرمائیں گے، آپ جب نمازیوں کی صفوں میں آئیں گے تکبیر ہو چکی ہو گی، آپ کے حکم سے حضرت امام مہدی امامت کریں گے جو وہاں پہلے سے موجود ہوں گے، آپ کی سانس سے ایک خوشبو آئے گی جو کوسوں تک پھیلے گی یہ خوشبو دجال کے لئے پیام مرگ ثابت ہو گی اس سے وہ پگھلنے لگے گا۔ وہ بھاگے گا، عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریںگے یہاں تک کہ آپ اس کی پیٹھ پر نیزہ ماریں گے جس سے وہ ہلاک ہو جائے گا۔

فتنۂ دجال اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے پچھلا مگر سب سے سخت امتحان ہو گا جو ایک دنیا کا پول کھول دے گا۔

(۴۴) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد بھی مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو گی کہ دینے والا اگر دینا چاہے گا تو مال کا لینے والا نہ ملے گا، عداوت، بغض، حسد بالکل نہ رہے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل فرمائیں گے، بچے کھچے اہل کتاب ان پر ایمان لے آئینگے تمام دنیا میں صرف ایک دین دین اسلام اور صرف ایک مذہب مذہب اہلسنت ہو گا۔ ایسا پر امن زمانہ ہو گا کہ شیر و بکری ایک چراگاہ میں چریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ نہ کاٹیں گے۔ چالیس سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں قیام فرمائیں گے

نکاح کریں گے اولاد ہوگی، چالیس سال پورے ہونے پر وفات پائیں گے اور مدینہ منورہ میں حجرۂ شریف میں دفن ہوں گے۔

نزول امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب ظہور دجال سے دنیا پر کفر چھا جائے گا اُس وقت اولیاء کرام ساری دنیا سے ہجرتیں کر کے حرمین شریفین میں آجائیں گے، اسلام صرف وہیں رہ جائے گا باقی دنیا کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان المبارک کا مہینہ ہوگا، ایک روز اللہ کے چند ولی طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے دوران طواف میں حضرت امام مہدی کو دیکھیں گے انھیں پہچان لیں گے، مرید ہونے کی درخواست کریں گے وہ انکار فرمائیں گے۔ دفعتہً غیب سے ندا ہوگی۔

هذا خليفة الله المهدى فاسمعوا له واطيعوه۔	یہ ہیں خدا کے خلیفہ مہدی ان کی بات سنو اور مانو۔

پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں کو بیعت کریں گے اور سب کو ملک شام لے جائیں گے، ان کے وہاں پہونچنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ دجال قتل ہوگا، اُس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنی ساری جماعت کو کوہ طور پر لے جاؤ۔

خروج یاجوج وماجوج

مسلمان جب کوہ طور پر اللہ کی امان میں پہونچ جائیں گے تو یاجوج ماجوج دنیا میں پھیل جائیں گے اُن کی کثرت کی کوئی نہایت نہ ہوگی، یہ ساری دنیا میں قتل و غارت کریں گے، جب ساری دنیا کو ہلاک کرلیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کرلیا اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں، آسمان کی طرف تیر پھینکنا شروع کریںگے تو وہاں سے اُن کے تیر قدرتی طور پر خون آلود گریں گے جس سے اُنھیں کامیابی کی جھلک نظر آئے گی، یہ اسی میں مشغول رہیں گے، اُدھر عیسٰی علیہ السلام اور اُن کی جماعت جو کوہ طور پر محصور ہوگی وہ دربار الٰہی میں دعا کریں گے خداوند عالم اُن کی دعا قبول فرمائے گا اور یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک قسم کا کیڑا پیدا کردے گا جس سے سب کے سب مر جائیں گے، دنیا ان کی لاشوں سے پٹ جائے گی۔ اب سیدنا عیسٰی علیہ السلام اپنی جماعت کو لے کر زمین پر اُتریں گے تو زمین پر کہیں پاؤں رکھنے کا ٹھکانا نہ ہوگا اور لاشوں کی بدبو ساری فضا میں پھیلی ہوئی ہوگی، پھر جناب عیسٰی علیہ السلام اپنی جماعت کو لے کر دعا کریں گے خداوند عالم ایک قسم کے پرند

بھیجے گا جو اُن کی لاشیں خدا جانے کہاں لے جا کے ڈال دیں گے اس کے بعد ایک بارش ہوگی جو زمین کو ہموار کر دے گی اور زمین کو حکم رب العلمین ہوگا کہ اپنے خزانے اُگل دے اور آسمان سے ارشاد ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے، اُس وقت پیداوار کی یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھ سکیں گے، اُس وقت دودھ کی اس قدر فراوانی ہوگی کہ ایک گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لئے کافی ہوگا اور ایک بکری کا ایک خاندان کے لئے (۲۵) ایک دھواں ظاہر ہوگا جو روئے زمین کو بالکل تاریک کر دے گا۔ (۲۶) دابۃ الارض ظاہر ہوگا یہ ایک جانور ہے اس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ و انگشتری سلیمان علیہما السلام ہوگی، عصائے موسیٰ سے مسلمانوں کی پیشانی پر نورانی نشان بنائے گا اور انگشتری سلیمان سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سیاہ دھبہ لگائے گا اس سے مسلم و کافر ممتاز ہو جائیں گے اور یہ علامت قیامِ قیامت تک رہے گی۔

(۲۷) بالآخر آفتاب پچھم سے نکلے گا اور اب توبہ کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا (۲۸) سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے مدتوں بعد چالیس سال قبل قیامت ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی اس ہوا سے سارے مسلمان مر جائیں گے، اب

صفحۂ ہستی پر صرف کافر ہی کافر رہ جائیں گے انھیں پر چالیس برس کے بعد قیامت قائم ہوگی مگر ان چالیس سال تک کسی کے کوئی اولاد نہ ہوگی آغاز قیامت میں چالیس سال سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا، لوگ ایک روز اپنے کام کاج میں مصروف ہوں گے کہ بحکم رب العالمین حضرت اسرافیل صور پھونک دیں گے صور کی آواز پہلے تو بہت باریک ہوگی اُس کے بعد رفتہ رفتہ بلند ہونا شروع ہوگی، اُس میں روح قبض کرنے کا اثر ہوگا یہاں تک کہ سب جاندار مر جائیں گے اور سارا نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا، زمین و آسمان در جو کچھ کہ ان میں ہے سب فنا ہو جائے گا حتیٰ کہ تمام فرشتے اور صور و اسرافیل بھی فنا کر دیے جائیں گے اُس دن ایک ذات رب العزت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ فرمائے گا

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی سلطنت ہے۔

اب ہے کون جو اس کا جواب دے۔ پھر خود ارشاد فرمائے گا۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ آج حکومت صرف خدائے واحد قہار کی ہے

پھر جب مشیت ایزدی ہوگی تو اسرافیل کو زندہ کرے گا صور کو پیدا فرمائے گا پھر صور پھونکنے کا حکم دے گا یہ ہے بعثت صور کی اس آواز سے اولین و آخرین سب کے سب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے سب سے پہلے محبوب کردگار محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

مدینہ پاک میں اپنی قبر انور سے اس طرح برآمد ہوں گے کہ داہنے دست کرم میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اور بائیں دست کرم میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جس قدر مسلمان دفن ہیں سب کو ہمراہ لے کر میدان قیامت میں تشریف لائیں گے۔

مسلمان کا ایمان ہے کہ قیامت یقیناً قائم ہوگی۔ ہر روح کا حشر اُسی کے جسم میں ہوگا نہ یہ کہ کسی دوسرے جسم میں۔ یہ صحیح ہے کہ اجسام کے اکثر حصے ریزہ ریزہ ہوکر متفرق ہو جائیں گے، کچھ زمین کے ذروں میں مل جائیں گے، مگر خداوند عالم اپنی قدرت کاملہ سے سب کو جمع فرما کر بعینہٖ اُسی ترکیب جسمانی کو لوٹا دے گا۔ قیامت کے دن لوگ ویسے ہی اُٹھیں گے جیسے وہ دنیا میں آئے تھے، یعنی ننگے بدن، ناختنہ شدہ برہنہ پا، اور ہر طرف سے میدان حشر کو چل پڑیں گے کوئی سوار کوئی پیادہ بعض بعض سواری پر دس دس سوار ہوں گے، میدان حشر زمین شام پر ہوگا۔ زمین اس درجہ ہموار ہوگی کہ ایک رائی کا دانہ اگر ایک کنارے پر ہو تو دوسرے کنارے سے نظر آئے۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب اُس دن ایک میل کے فاصلہ پر آجاوے گا، آج آفتاب کی پشت اِدھر ہے اُس دن اُس کا مُنھ اِدھر ہوگا۔ دنیا میں مٹی کی

زمین اور ہزاروں برس کی راہ پر آفتاب ہے مگر گرمی کی دوپہر میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا۔ باہر نکلنا بہت گراں گزرتا ہے تو اس وقت کی تپش کا اندازہ کیا کوئی کر سکتا ہے۔

لوگوں کے بدن سے اس قدر پسینہ نکلے گا کہ ستر گز تو زمین میں جذب ہو جائے گا اس کے بعد اوپر چڑھنا شروع ہوگا تو بمقدار گناہ بعض کا ٹخنوں تک اور بعض کا گھٹنوں تک اور کفار کا پسینہ مُنھ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں اُن کو غوطے لگیں گے، غرضکہ ہر شخص بقدر گناہ اُس میں مبتلا ہوگا۔ اس دوران میں مال کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال تپا کر برابر داغے جاتے رہیں گے اور جانوروں کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کو اُن کے جانور سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے کھوندتے رہیں گے یہاں تک کہ دوسروں کا حساب ہو۔ قیامت کے ہول اور نفسی نفسی کا یہ عالم ہوگا کہ بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو نہ پہچانے گا۔ بچے بوڑھے ہو جائیں گے لوگ اس قدر سراسیمہ ہوں گے کہ دیکھنے والا یہ کہے کہ نشہ میں ہیں۔ قیامت کا دن قیامت کا دن ہے وہ اپنے ساتھ تکلیفوں اور مصیبتوں کا ایک ایسا نہ ختم ہونے والا سلسلہ لائے گا کہ بیان سے باہر ہے پھر وہ بھی ایک دو دن یا دو چار ماہ نہیں بلکہ وہ ایک ہی دن پچاس ہزار برس کا

دن ہوگا، اس حالت سراسیمگی میں آدھا دن گزر جائے گا۔ اب اہل محشر آپس میں مشورہ کریں گے کہ کسے اپنا سفارشی بنائیں جو اس بلائے بے درماں سے نجات دلائے۔ مشورہ کے بعد سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ ہم سب کے باپ ہیں آپ کو رب العزت نے اپنے دست قدرت سے بنایا، جنت میں آپ کو جگہ دی فرشتوں سے سجدہ کرایا، آپ کو صفی اللہ کا پیارا لقب دیا، آپ دیکھئے کہ آج آپ کی اولاد کس مصیبت میں مبتلا ہے آپ دربار رب العزت میں ہماری شفاعت کیجئے اس مصیبت سے نجات دلائیے۔ وہ فرمائیں گے کہ آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے، رب عزوجل نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ ایسا غضب فرمائے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے کہ کس کے پاس جائیں ارشاد فرمائیں گے کہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں جو زمین پر لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے پھر سب اولین و آخرین سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے بارگاہ الٰہی میں اُن کے جو مناصب ہیں وہ بیان کر کے شفاعت کے لئے عرض کریں گے وہ بھی اسی طرح اپنی معذوری ظاہر فرمائیں گے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے

پاس بھیجیں گے وہ اسی طرح سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے
پھر وہ اسی طرح جناب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے وہ بھی اپنی
معذوری ظاہر فرمائیں گے اور فرمائیں گے کہ تم اُس مقدس ہستی کی
بارگاہ میں حاضری دو جس کے دست کرم پر آج فتح رکھی گئی ہے وہی
آج بے خوف ہیں اور ساری اولاد آدم کے سردار وہی ہیں۔ اب
اولین و آخرین بارگاہ سید المرسلین محبوب رب العالمین محمد مصطفےٰ
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوں گے اور اپنی تباہی کا حال
عرض کریں گے اور جن دردناک مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہہ سنائیں گے
سرکار ارشاد فرمائیں گے:۔

انا لھا۔ انا صاحبکم۔	میں اس کام کے لئے ہوں، میری ہی تمہیں تلاش تھی

اس کے بعد ہی سرکار بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو جائیں گے اور سجدہ
کریں گے۔ رب العزت جس کے جلال کے آگے اب تک کسی نبی مرسل کو
مجال دم زدن نہ تھی وہ اپنے حبیب سے ارشاد فرمائے گا۔

یا محمد ارفع راسک قل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع۔	اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سُنی جائے گی اور جو مانگو گے ملے گا اور جو سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی۔

یہ ہے بارگاہ رب العزت میں سرور عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ کہ ابھی

تو وہ غضب و جلال تھا اور حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتے ہی یہ کمال مہربانی۔ اسی کے بعد حساب و کتاب شروع ہو جاوے گا اُس دن بخشش کا سب سے بڑا ذریعہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور اُن کی عزت عظمت اُن کی فرمانبرداری اُن کی اطاعت ہوگی سچ بولنے والے اُس دن بھی اپنے سچ کا صلہ پالیں گے جو لوگ سچ بولیں گے اقرار جرم کریں گے معافی چاہیں گے خدا کے فضل و کرم سے بخشے جائیں گے اور جو جھوٹ بولیں گے اُن کے مُنھ پر مُہر لگا دی جاوے گی اُن کے ہاتھ پاؤں گوشت پوست ہڈیوں کو زبان مرحمت ہوگی وہ سچا سچا حال کہہ سنائیں گے حکم ہوگا جہنم میں ڈالے جائیں۔ سچے کی ہر جگہ عزت اور جھوٹے کو ہر جگہ مصیبت ہے قیامت کے روز ہر شخص کو اُس کا نامۂ اعمال دیا جاوے گا نیکوں کے دہنے ہاتھ میں بدوں کے بائیں ہاتھ میں اور کفار کا پیٹھ کے پیچھے اس طور پر کہ سینہ توڑ کر بایاں ہاتھ پیچھے کی طرف نکالا جاوے گا اور اُس میں نامۂ اعمال دیا جاوے گا۔ نیک و بد اعمال کی تول ہوگی۔

ع جس ذات اقدس کا بارگاہ رب العزت میں یہ رتبہ ہو اُن کے مرتبہ کا اندازہ کون کر سکتا ہے خصوصاً اُن کے مرتبہ کی کوئی حد مقرر کرنا اور یہ کہنا سو وہ بڑے بھائی ہوے یہ اُن کی بارگاہ رفیع کی سخت توہین ہے جس سے ایمان سلب ہونے کا گمان غالب ہے ۱۲

عہ گھبرائیے ہو حشر میں کیوں اس قدر امیر — اتنی سی بات سے کہ یہ کہہ دو خطا ہوئی

سہ وہاں کی تول یہاں کی تول سے جدا ہے وہاں پلہ وہ بھاری سمجھا جاوے گا جو اوپر کو اٹھے اور

اُس دن خداوند عالم اپنے حبیب کو مقام محمود عطا فرمائے گا، ساری دنیا آپ کی حمد کرے گی اور سرکار دو عالم کو بارگاہِ الٰہی سے ایک علم عطا ہوگا جس کا نام لواء الحمد ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانۂ اقدس سے آخر وقت تک کے تمام مسلمان اُس کے نیچے جمع ہوں گے اُس کے بعد تمام اہل محشر پل صراط سے گزریں گے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا پل پر آنکڑے لگے ہوں گے جو اللہ کے حکم سے گزرنے والوں میں سے بعض کو پکڑ لیں گے۔ مسلمان عاصی تو زخمی ہو کر نکل جائیں گے اور کفار کٹ کٹ کر گریں گے مسلمان اپنے اعمال کے موافق گزریں گے بعض تو ایسے گزر جائیں گے جیسے بجلی کوند گئی بعض تیز ہوا کی طرح بعض پرند کی پرواز کے برابر، بعض چیونٹی کی رفتار پر گزریں گے سب سے پہلے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر گزر فرمائیں گے سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل کے کنارے پر کھڑے ہو کر اس دردناک منظر کو ملاحظہ فرمائیں گے آپ کے آنسو جاری ہوں گے اور لب پر دعا ہوگی۔

الٰہی گنہگاروں کو بچا، الٰہی گنہگاروں کو بچا۔	ربِّ سلِّم ربِّ سلِّم۔

پھر کبھی حوض کوثر پر پیاسوں کی پیاس بجھائیں گے، کبھی میزان پر جن کی نیکیاں کم ہوں گی اُس کی شفاعت فرما کر نجات دلائیں گے ہر طرف

یا رسول اللہ کی پکار ہو گی۔ ایک وہی ہیں جنھیں اپنی کوئی فکر نہیں اور تمام عالم کا بار اُنھیں پر ہے پھر سب کی مدد فرمائے رہے ہیں اللّٰھم نجنا من اھوال المحشر بجاہ ھذا النبی الکریم علیہ و علی الہ واصحٰبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

قیامت کا دن جو پچاس ہزار برس کا ایک دن ہے اُس دن کی دردناک مصیبتیں اُسے اور بڑھا دیں گی مگر اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے لئے بہت ہلکا ہو جائے گا۔ کوئی یہ جانے گا کہ اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک نماز فرض میں ہوتا ہے اور بعضوں کو پلک جھپکتے میں دن ختم ہو جائے گا۔ قرآن پاک میں ہے۔

وما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ھو اقرب۔	قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا یا اس سے بھی بہت کم۔

جو سب سے بڑی نعمت مسلمانوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس دن ملے گی وہ دیدار الٰہی کا شرف ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے مشرف ہوں گے پھر انبیاء و مرسلین اُس کے بعد اولین و آخرین دیدار الٰہی کا شرف حاصل کریں گے، دیدار الٰہی ایسی بیش بہا نعمت ہے کہ جسے ایک بار نصیب ہو گیا وہ اُس کے مزے میں ہمیشہ مست رہے گا، اُس کا لطف و لذت فراموش ہونے والی چیز نہیں جنت و دوزخ یہ ہمیشگی کے گھر ہیں۔ مراحل قیامت کے بعد ہر شخص کو

ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے جو جنت میں گیا وہ ہمیشہ جنت میں اور جو دوزخ میں گیا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ البتہ وہ مسلمان جو بقدر پاداش گناہ جہنم میں ڈالا گیا ہے وہ اپنی مدت پوری کر کے جنت میں آجائے گا۔

جنت دوزخ ہزارہا سال ہوئے کہ بنائی جا چکیں اور وہ چوتھے آسمان پر اب بھی موجود ہیں۔ قیامت، بعث، حساب، کتاب، ثواب، عذاب، جنت، دوزخ کے جو معنی رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائے ہیں وہ یہاں لکھ دیے ہیں انھیں پر مسلمان کا ایمان ہونا چاہیے اُن کے علاوہ دل سے کوئی نئے معنی گڑھنا کفر ہے۔

جنت

دنیا، جنت، دوزخ، یہ سب چیزیں خداوند عالم نے بنائی ہیں، ان میں سے ہر ایک کے بنانے کی مصلحت جدا ہے اور ہر ایک کی بناوٹ میں اُس مصلحت کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ دنیا صرف نیک و بد کی آزمائش کی جگہ ہے اور یہ بالکل چند روزہ ہے اس کی حیثیت ایک سرائے سے زیادہ نہیں ہے لہذا یہاں کی گنی چنی نعمتیں بھی بے حقیقت اور صرف چند روزہ گزارے کے قابل ہیں اور بس، جو لوگ دنیا میں آئے اور وہ عہد الست[1] کو نہ بھولے اور

---

[1] عالم ارواح میں تمام اولین و آخرین کی روحیں جب رب العزت نے جمع فرمائیں تو سب نے خداوند عالم کی الوہیت کا یک زبان ہو کر اقرار کیا تھا تو جنھوں نے اُس عہد الست کا لحاظ رکھا انھوں نے دنیا میں آ کر اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کی اور جنھوں نے اُس عہد کو جھٹلایا وہ انھوں نے دنیا میں

حسبِ وعدۂ الٰہی اپنی یہ چند روزہ زندگی اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری
میں گزار دی تو اُن کے لئے ہمیشگی والا گھر جنت ہے، اور جن لوگوں نے اُس عہد کو
فراموش کر دیا اور خدا کی نافرمانی میں اپنی عمر ختم کر دی تو اُن کے لئے ہمیشگی
والا گھر جہنم ہے دنیا محض ایک سرائے ہے اور جنت وہ خطہ ہے جس میں خدا کے
محبوبوں کے عالیشان محل ہیں جو اُن کو فرمانبرداری کے صلہ میں بطور انعام
رب العزت سے ملے ہیں جہنم خدا کے نافرمانوں اور قانون قدرت کے جرائم پیشہ
لوگوں کی جیل ہے، تم نے دنیا دیکھی یہاں کی کوٹھیاں محلات بازار اور
اُن کی سجاوٹیں دیکھیں پھل اور اُن کے مزے پھول اور اُن کی خوشبوئیں
تمھیں معلوم ہیں یہاں کے دریا نہریں اُن کا پانی اور روانی دیکھی بھالی
ہے یہاں کی عمدہ مٹھائیاں اور مزیدار شربت تم کھا پی چکے ہو یہاں کے
عمدہ لباس اور بہترین زیورات تمھاری نظر میں ہیں یہ سب چیزیں تم اُس
جگہ دیکھ رہے ہو جہاں یہ نعمتیں تھوڑی اور بہت خدا نے دوست دشمن
سب کو دے رکھی ہیں بلکہ دوست کو کم دشمن کو زیادہ، اس دنیا کی چیزوں
سے تم اُس دنیا کی چیزوں کا کیا صحیح اندازہ کر سکتے ہو جو بظاہر خدا نے
خاص اپنے محبوب بندوں کے لئے بنائی ہے۔ اسی لئے سرکار دو عالم صلے
اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے نعیم جنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

لا عین رأت ولا اذن سمعت	جنت جیسی کوئی نعمت نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے

ولاخطر علےٰ قلب بشر۔ | نہ کسی کے دل میں خطرہ گزرا۔

سرکار دو عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے بسلسلۂ معراج خود مشاہدہ فرما کر جنت کے متعلق یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ اس سے زیادہ کون سی تصدیق ہو سکتی ہے۔

اہل جنت کے لئے جو عورتیں رب العزت نے جنت میں رکھی ہیں انھیں حور کہتے ہیں اُنکے حسن و جمال کا یہاں کی کسی بھی حسینہ کو دیکھ کر صحیح اندازہ نہیں کر سکتے حور اگر زمین کیطرف جھانک لے تو اسکے چہرے کی چمک دمک سے سارا جہان روشن ہو جائے اور اسکی خوشبو ساری فضا کو معطر کر دے، اور اس کی ادنیٰ جھلک سے دیکھنے والے فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

حسب مراتب اہل جنت، جنت کے کئی درجے ہیں اور انہیں اہل جنت کے وسیع و کشادہ محل بنے ہوئے ہیں کہیں سونے چاندی کے کہیں یاقوت و زمرد کے ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا باہر سے اور باہر کا اندر سے نظر آئے۔

جنت میں چار دریا بھی ہیں ایک پانی کا دوسرا شہد کا تیسرا دودھ کا چوتھا شراب کا۔ جنت کی نہریں زمین کے اندر نہیں بہتیں بلکہ زمین پر بہتی ہیں اور ان کا ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا ہے۔ جنت کے باغات کا تو کہنا ہی کیا ہے جنت کی حیرت انگیز خوشنمائی میں ان باغات کا بڑا دخل ہے اور وہاں کے پھلوں کا لطف و لذت بظاہر انھیں کا رہین منت ہے۔ جنت کی شراب بھی چیز ہی ہے کہ اسمیں نہ بدبو ہے نہ تلخی ہے نہ مدہوشی لاتی ہے بلکہ وہ ایسی خوش ذائقہ ہے کہ اس کے

ذائقہ اور سُرور کا یہاں کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا جنت میں بیحد لذیذ کھانے اور بڑے عمدہ پھل ہیں جسوقت جس چیز کی جنتی کو جتنی ضرورت ہوگی وہ فوراً سامنے رکھی ملے گی جیسے اگر پرندکو دیکھکر اُسکا گوشت کھانے کو جی چاہیگا تو وہ بُھنا ہوا فوراً سامنے رکھا ملیگا۔ اگر پیاس لگی تو جنتی جو چیز جنتی پینے کی خواہش کریگا اُسکا کوزہ خود بخود آجائیگا۔ اور پینے کے بعد خود ہی لوٹ جائیگا۔ بڑی حیرت اور اچنبھے کی چیز تو وہاں کا یہ نظم ہوگا، دنیا والے جو مدۃ العمر اسباب و علامات میں اُلجھے رہے وہ سخت حیران و ششدر ہونگے کہ یہ کیا راز ہے سُوچو اور غور کرو تو قدرت خداوندی کیلئے اسمیں سے کوئی بات اچنبھے کی نہیں جس نے قطرۂ آب کو دیکھتے ہی دیکھتے اسکندر اعظم اور رستم و افراسیاب کر دکھایا اور اتنی لمبی چوڑی دنیا کو ایک حکم کُن سے بنا ڈالا پھر یہ دنیا کمال قدرت الٰہی کے مظاہر کی خاص جگہ نہیں مظاہر قدرت کی خاص جگہ تو جنت ہے جہاں اگلے پچھلے تمام محبوبان خدا ایک ہی وقت میں جمع ہونگے تو وہاں قدرت الٰہی جو کچھ کر دکھائے کم ہی اسمیں اچنبھے اور شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اے مسلمان تو جب مسلمان ہے تو نفس امارہ پر قابو حاصل کرلے تو ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک کان، زبان پر تیری حکومت ہوجائے گی اور تو یہاں عالم صغیر (چھوٹی دنیا) کا حاکم ہو جائیگا اور جنت الفردوس کا جائز وارث۔

جنت میں جانیوالے مرد عورت سب جوان ہوجائیں گے اور اُن کی جوانی

لامحدود زمانہ کیلئے ہوگی اور ہر ایک جنتی کو سو مردوں کی ہر خواہش ع اور ہر قوت عطا ہو گی، اور تسبیح و تکبیر قصداً ارادہ سے اور بلا قصد بھی ہر جنتی کی زبان پر جاری ہو گی۔ ہزاروں خدمتگار چاندی سونے کے پیالے جن میں جنت کی نعمتیں ہونگی لئے کھڑے ہوں گے، جنت میں جانے والوں کے چہرے چاند تاروں کی طرح روشن ہوں گے۔ جنت میں کسی کو کوئی غم نہ ہو گا جیسے کہ کم مرتبہ والا جنتی بڑے مرتبہ والے کا لباس پسند کرے گا مگر فوراً اُس کے دل میں یہ خیال آئے گا کہ میرا لباس اُس سے اچھا ہے۔

دوزخ

نافرمان اور جرائم پیشہ لوگوں کا جیل خانہ ہے جس طرح خداوند عالم کے رحم و کرم کی کوئی انتہا نہیں ہے اسیطرح اُسکا قہر و غضب بھی ہر اندازے اور تخمینہ سے باہر ہے، اس معاملہ کا یوں اندازہ کیجئے کہ نہ خدا سے بڑا کوئی جبار و قہار نہ دوزخیوں سے بڑا کوئی جرائم پیشہ تو دوزخ کے قہر و عذاب کی المناک سزاؤں کا کیا کوئی اندازہ کر سکتا ہے جبکہ خدا نے اپنی شان قہاری جباری کا منظر جہنم ہی کو بنا رکھا ہے۔ دنیا کی آگ کی حرارت میں اور جہنم کی آگ کی حرارت میں ایک اور ستر کا فرق ہے یعنی جہنم کی حرارت ۶۹ حصے زیادہ ہے اُسکے شرارے اونچے اونچے محلوں کی برابر بلند ہوں گے آدمی اور پتھر جہنم کا ایندھن ہیں، جہنم بھر میں جس پر سب سے ہلکا عذاب ہو گا اُس سے رب العزت دریافت

ع اور ہر خواہش کی تکمیل بے اندازہ لطف و لذت کی حامل ہو گی ۔

فرمائے گا کہ اگر روئے زمین کا تجھے مالک بنا دیا جائے تو کیا اس عذاب کے فدیہ میں دیدے گا عرض کریگا ہاں، فرمائیگا کہ تو جب آدم کی پشت میں تھا تو ہم نے ایک آسان حکم دیدیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا جہنم میں کئی طبقے، وادیاں اور کنویں ہیں، بعض وادیاں ایسی گرم ہیں کہ جہنم کے دوسرے طبقات اس سے پناہ مانگتے ہیں، جہنم کی گرمی حسب بیان جبریل علیہ السلام اتنی شدید ہے کہ سوئی کے ناکے برابر دنیا کیطرف کھولدی جائے تو ساری دنیا مر جائے۔

غیؔ جہنم میں ایک وادی ہے جسکی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اُس میں ایک کنواں ہے جسکا نام ھبھب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عز وجل اُس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے اُسی کی نسبت ارشاد ربّ العزّت ہے۔

کلما خبت زدنا ھم سعیرا ۔ جب بجھنے پر آئیگی تو ہم اُسکی بھڑک بڑھا دینگے

یہ کنواں بے نمازیوں، شرابیوں، زانیوں، سود خواروں اور ماں باپ کو ستانے والوں کیلئے ہے۔ پھر وہاں ایک یہی سزا نہو گی کہ یکساں پھنکتے رہیں وہاں ڈسنے اور ڈنک مارنے والے جانور بھی بکثرت ہونگے جو ہر وقت زخمی پر اپنا عمل جراحی برابر کرتے رہیں گے یہ بے پناہ تکلیف بھی مسلسل جاری ہیگی اور جان نکلنے کی نہیں کہ مر کر چھٹکارا مل جائے پھر یہ عذاب کفار پر ایک دو روز کا نہیں ایک دو سال کا نہیں ایک دو صدی کا نہیں بلکہ تا ابد الآباد یہی ہوتا رہیگا

جان کے ساتھ احساس اذیت بھی بدستور رہیگا مسلمان اپنے کئے کی سزا پوری کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا، پھر فرشتوں کا آہنی گرزوں سے مارنا، پیاس کی شدت، اور جلے ہوئے تیل کی تلچھٹ کیطرح کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جانا کہ منھ کے قریب ہوتے ہی چہرے کی کھال تک اسمیں گل کر گر پڑے گی اور پیٹ میں اترتے ہی آنتوں کے ٹکڑے کر دیگا، اور انھیں کے زخموں کا خون بھر پیپ کھلا ہوا پینے کو ملنا، خار دار تھوہڑ کا غذا میں آنا اور پیاس کی وہ شدت کہ تونس کے مارے لوگ پیاسے اونٹ کیطرح اس پانی پر گریں گے یہ حالت مستقل ہو گی۔ اس حالت سے تنگ آکر آپسمیں مشورہ کرینگے اور داروغۂ دوزخ حضرت مالک علیہ السلام کو پکار پکار کر کہیں گے کہ اس سے تیرا رب ہمارا قصہ ہی تمام کر دے وہ ایکہزار برس تک کوئی جواب نہ دینگے ایکہزار برس جب اسی حال میں گزر جائینگے تو فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے عرض کرو جسکی تم نے نافرمانی کی ہے۔ کفار ادھر سے مایوس ہو کر رب العزت کو انکی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، ایکہزار برس کوئی جواب نہ ملیگا انکے ایکہزار سال گزر گڑ گڑانے کے بعد رب العزت فرمائے گا "دور ہو جاؤ جہنم میں پڑے ہو مجھ سے بات نہ کرو" اب کافر بالکل مایوس ہو جائینگے دردھاڑیں مار کر روئینگے انکی دھاڑیں گدھے کی آوازوں سے ملتی جلتی ہونگی، پہلے آنسو نکلیں گے جب آنسو ختم ہو جائینگے تو خون و پیپ نکلیگا اور اتنا جمع ہو جائیگا کہ اسمیں کشتی ڈالیں تو چل سکے۔

یہ دنیا کی آگ گرمی برسات میں جسکے قریب جانا شاق گزرتا ہے یہ آگ جہنم میں جانیسے خدا کی پناہ مانگتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اے رب پھر جہنم میں نہ لے جانا۔ افسوس صد افسوس کہ انسان عقل رکھتے ہوئے اس سے بچنے کی تدبیر نہیں کرتا خدا کی پناہ میں نہیں آتا بلکہ روزمرہ کے عمل سے جہنم جانے کی تیاریاں مکمل کررہا ہے۔

جہنمیوں کی شکلیں ایسی مسخ اور بھیانک ہوجائینگی کہ ایک جہنمی اگر دنیا میں بھیجدیا جائے تو اسکی صورت کی کراہت اور بدبو سے دنیا کے لوگ مرنے لگیں اور جسم انکے بڑھا دیے جائینگے کہ زیادہ سے زیادہ ایذا رسانی کی گنجائش ہو جائے اور قوت احساس بھی بہت بڑھا دیجائیگی کہ اس احساس ذیت کے کسی حصہ کا یہاں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جو حالات اوپر بیان کئے گئے یہ سب کچھ ہونا ہے کہ مخبر صادق صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبریں ہیں پھر یہ عذاب ایک دو دن کا نہیں ایک دو صدی کا نہیں بلکہ ہمیشہ عذاب ہی ہوگا۔ اب ٹھنڈے دل سے اپنے روزمرہ کے کام جانچو اور سوچو کہ تمھارے یہ کام تمھیں کہاں لئے جارہے ہیں اب تک ادھر سے اگر غافل رہے تو اب بیدار ہوجاؤ اور دل کی آنکھوں سے دیکھو کہ تم کیا کررہے ہو اور کدھر جارہے ہو اگر غلط راستہ پر پڑ گئے ہو تو فوراً راستہ بدلو موت آنا اور یہاں سے جانا جب ضروری ہے تو جنت الفردوس ہی کا راستہ کیوں نہ اختیار کیا جائے حالانکہ جہنم کے خوف اور جنت کے لالچ سے نیکیاں کرنا بھی اولیاء کرام کے نزدیک

ایک عارف مسلمان کو نہیں بھاتا بلکہ اُسکا ہر کام اللہ اور اُسکے پیارے رسول کی خوشنودی کیلئے ہونا چاہیئے جنت کے لالچ یا جہنم کے خوف کا حسن عمل کے وقت عارف کے دماغ میں تصور بھی نہیں ہوتا۔

ایمان و کفر

سچائی اور دل کی گہرائی سے تمام ضروریات دین کا یقین کرنا ایمان ہے اور کسی ایک کا انکار کفر ہے، خدا کو ایک جاننا اور اُسی کو خدا ماننا۔ تمام نبیوں

ہم ایک وہ وقت تھا کہ مسلمان نیکی ہی کرتا تھا اور خالصًا لوجہ اللہ کرتا تھا پھر وہ وقت آیا کہ مسلمان کا عمل تو زیادہ تر نیکی ہی رہا مگر خالصًا لوجہ اللہ نیکی کرنے والوں کی تعداد گھٹنے لگی اور جنت کے لالچ یا جہنم کے خوف سے لوگ بھلائیوں کیطرف زیادہ مائل ہونے لگے اُسوقت علماء ملت اور اولیاء امت نے تبلیغی قدم اُٹھایا اور اسلامی دنیا کو بتایا کہ اگر مسلمان مرد میدان محبت بننا چاہتا ہے تو اُسکی بھلائیاں صرف اللہ اور اُسکے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی کیلئے ہی ہونا چاہیئں بھلائی کے وقت اُسکے پاس صرف جذبہ رضا و تسلیم ہو اُسوقت اور کسی لالچ یا خوف کی اُسکے دل و دماغ میں کوئی گنجائش ہی نہ ہو، لالچ یا بزدلی دونوں اس کی نظروں سے گری ہوئی چیزیں ہیں ان کا مرد مسلم سے کیا واسطہ۔ حضرت رابعہ کا یہ واقعہ اُنکے دور کی مسلم ذہنیت کا پتہ دے رہا ہے۔ لوگوں نے حضرت رابعہ بصریہ کو دیکھا کہ آپ آرہی ہیں ایک ہاتھ میں پانی کا برتن ہے اور دوسرے میں آگ ہے اور آپکے چہرے سے غیر معمولی غصہ کے آثار نمودار ہیں لوگوں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ آپنے اسوقت آگ اور پانی کیوں لے رکھا ہے فرمایا کہ اس دور کا مسلمان صرف جنت کے لالچ یا جہنم کے خوف سے نیکی کرنے لگا ہے خالصًا لوجہ اللہ نہیں کرتا میں چاہتی ہوں کہ اس پانی سے جہنم کی آگ ٹھنڈی کردوں اور اس آگ سے جنت کو جلادوں تو مسلمانوں کا عمل خالصًا لوجہ اللہ ہونے لگے اور مسلمان ان ذلیل خصلتوں (لالچ و بزدلی) سے نجات پالے، اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ مسلمان کو جہنم کا خوف اور جنت کا لالچ دلاکر حسن عمل کی تبلیغ کیجارہی ہے مگر حسن عمل کی مثال کمیاب ہے، اسلئے یہ تبلیغ بھی بے اثر ثابت ہو رہی ہے اب ایسا کوئی مرد میدان

اور رسولوں کو فرستادۂ خدا ماننا، تمام آسمانی کتابوں و صحیفوں کو خدا کا کلام ماننا اور سرکار دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی ماننا کہ انکی ذات پر نبوت ختم ہو گئی آپکے بعد نہ کوئی نبی آیا نہ آئے یہ سب مدعیان نبوت جو نبوت کے دعوے کرتے رہے یا آئندہ کریں جھوٹے ہیں، دنیا کا ختم ہونا، اولین و آخرین کا زندہ ہو کر خواہ قبروں سے یا چتاؤں سے دریاؤں سے یا پہاڑوں و جنگلوں سے میدان حشر میں آنا اور حساب و کتاب ہونا، غرضکہ رسول پاک نے اسلام میں جو کچھ بتایا ہے وہ سب حق ہے۔

منافی اسلام یعنی کافر کر دینے والے کام، غیر خدا کو سجدۂ عبادت کرنا، خواہ بُت کو کرے یا کسی پیڑ کو یا کسی جاندار کو یا کسی قبر کو کرے یا چاند سورج کو کرے کسی نبی یا رسول یا کعبۃ اللہ اور قرآن پاک کی توہین بھی کفر ہے، اسیطرح جنیؤ باندھنا سر پر چٹیا رکھنا قشقہ لگانا بھی کفر ہے۔ اُس حلال کو جس کا حلال ہونا نص قطعی سے ثابت ہے حرام جاننا اور ایسے ہی حرام کو حلال جاننا یا حلال کہنا کفر ہے۔

ان میں سے کسی ایک بات کا مرتکب خواہ اعتقاداً ارتکاب کیا ہو یا تفریحاً مرتکب کفر ہو گیا اُسپر تجدید ایمان و اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے کسی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔

صرف زبان سے اقرار ایمان جسکا کوئی اثر دل میں نہ ہو نفاق ہے

اور نفاق بھی کفر ہے۔ جو کسی کافر کیلئے اُسکے مرنے کے بعد دعا مغفرت یا کسی مُردہ مرتد کو مرحوم مغفور کہے یا کسی مُردہ کافر مشرک کو جنّتی یا بیکنٹھ باشی کہے وہ خود کافر ہے

دنیا و آخرت

بچّو تم دنیا کو ایک اسکول سمجھو اسکول کا حقیقی کام بچوں کی تعلیم اور اُن کی صحیح تربیت ہے اور اس اسکول کے ماسٹر سچّے علمار ملت اور اولیار امت ہیں علمار اس اسکول میں عقائد و اعمال کی تعلیم دیتے ہیں اور اولیار کرام اُس تعلیم کا فلسفہ بتلاتے ہیں نامۂ اعمال تمھارے امتحان کے پرچے ہیں تم نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ سب نامۂ اعمال میں درج ہے۔ قرآن پاک پڑھ کر اپنا کورس پورا کرو اور علمار کرام سے حدیث صاحب لولاک پڑھ کر تربیت حاصل کرو۔ اور اس تعلیم کا مغز حکمت اولیار امت سے سیکھو تو تمھاری زندگی اسلامی زندگی ہو جائیگی۔ جنت کامیاب کی ڈگری ہے اور دوزخ فیل شدہ کا انجام۔

تمّت

نظام شریعت ان پتوں سے طلب فرمائیے

(۱) جناب مولانا تحسین رضا خاں صاحب، محلہ کانکر ٹولہ، بریلی (یو-پی)

(۲) مکتبۂ لطیفیہ، نزد جامعۂ عربیہ۔ ناگپور۔ بی-ایس

مطبوعہ:۔ دیال پرنٹنگ پریس دہلی

ایک پیغام تمام احباب اہلسنت کے نام

موجودہ دور میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ نشر و اشاعت ہے۔ دیگر مذاہب اور خیالات کے لوگوں کو دیکھئے کہ وہ اسی نشر و اشاعت کے بل بوتہ پر کسطرح اپنے باطل نظریات اور گمراہ کن عقائد کے پھیلانے میں کامیاب ہیں ہر شہر اور ہر قصبہ میں چھوٹے چھوٹے رسائل اور کتابچوں کی شکل میں انکا مذہبی لٹریچر بک اسٹالس اور کتب خانوں کی زینت بنا ہوا ہے انکی دولت اور سرمایہ کا ایک بڑا حصّہ اسی کام کیلئے وقف ہے۔ لیکن افسوس کہ اپنے یہاں ایسا نہیں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر خدا کے بھروسہ پر یہ تبلیغی سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس کی پہلی پیش کش آپکی نظر کے سامنے ہے۔

اب انشاءاللہ بہت جلد اس کتاب کے دوسرے حصے شائع کئے جائیں گے اور توفیقِ خداوندی شاملِ حال رہی تو اور بھی بہت سی نادر و نایاب تصنیفات شائع کرنیکا عزم ہے۔

لیکن یہ خیال رہے کہ اس سلسلہ کو شروع کرنیسے ہمارا مقصد حصولِ زر یا منفعتِ دینوی نہیں بلکہ دین پاک کی تبلیغ و اشاعت مقصود ہے اور یہ ایک ایسا اہم فریضہ ہے کہ ملّتِ اسلامیہ کا ہر فرد جسکا ذمہ دار ہے لہذا ہم تمام احباب اہلسنت کو اس کارخیر میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں جو صاحب بھی حصولِ ثواب کی نیت سے شریک کار ہونا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر ہمکو مطلع فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ

الداعی الی الخیر

خادم قوم و ملت۔ کمترین۔ سبطین رضا۔ محلہ کانکر ٹولہ۔ بریلی (یوپی)